سوال

رمضان میں نیک کاموں کا اجر کئی گنا ملتا ہے، کیا گناہوں کی صورت میں بھی ایسا ہی معاملہ ہے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رمضان المبارک اور دیگر فضیلت والے زمانوں میں جیسے نیک اعمال کا ثواب بہت زیادہ ملتا ہے، ایسے ہی برے اعمال کا گناہ بھی بڑھ جاتا ہے، لیکن ثواب کے زیادہ ہونے اور گناہ کے زیادہ ہونے میں فرق ہے۔ رمضان میں نیکیوں کا ثواب تعداد میں بھی بڑھ جاتا ہے اور کیفیت میں بھی، یعنی ایک نیکی دس گنا یا اس سے بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے، اور کیفیت سے مراد یہ ہے کہ اس نیکی کا ثواب زیادہ اور عظیم ہوتا ہے۔ لیکن برائی میں صرف کیفیت کے اعتبار سے اضافہ ہوتا ہے، یعنی اس کا گناہ بہت زیادہ اور سزا بہت سخت ہوتی ہے، لیکن تعداد کے اعتبار سے ایک برائی ایک ہی رہتی ہے، ایک سے زیادہ نہیں ہوتی۔

ارشاد باری تعالی ہے:

مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۖ وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (الأنعام: 160)

جو شخص نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لیے اس جیسی دس نیکیاں ہوں گی اور جو برائی لے کر آئے گا سو اسے جزا نہیں دی جائے گی، مگر اسی کی مثل اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اسی طرح جو جگہیں فضیلت والی ہیں، جیسے مکہ ومدینہ وغیرہ ان میں بھی نیکیوں اور برائیوں کا ثواب اور گناہ بڑھ جاتا ہے۔ نیکیاں تعداد اور کیفیت ہر دو لحاظ سے بڑھ جاتی ہیں، جبکہ برائیوں میں اضافہ صرف کیفیت کے اعتبار سے ہوتا ہے، تعداد میں نہیں ہوتا۔

ارشاد باری تعالی ہے:

وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ (الحج: 25)

اور جو بھی اس (حرم مکہ) میں کسی قسم کے ظلم کے ساتھ کسی کج روی کا ارادہ کرے گا ہم اسے دردناک عذاب سے مزہ چکھائیں گے۔

مذکورہ آیت مبارکہ میں اللہ تعالی نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم اس کے گناہ کی تعداد بڑھا دیں گے، بلکہ یہ فرمایا کہ ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے، یعنی اسے سخت ترین اور تکلیف دہ سزا دیں گے۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی